ترجمہ وتلخیص

ترکی اور مشرقی عرب میں عربی چھاپے خانے کا قیام●

مترجم: ابوسفیان اصلاحی

عربی چھاپے خانے کے حقیقی موجد کا نام ابھی تک پس پردہ ہے، لیکن اتنا طے شدہ ہے کہ عربی چھاپے خانے کی ایجاد فانو (اٹلی) میں ہوئی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس حقیقت کی طرف امریکن انسائیکلوپیڈیا، انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا، چیمبرز انسائیکلوپیڈیا، دی نیو کولمبیا انسائیکلوپیڈیا، دی یونیورسل انسائیکلوپیڈیا آف ٹیمس، ورلڈ یونیورسٹی انسائیکلوپیڈیا اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ماسوا ان تمام انسائیکلوپیڈیاز میں ہمیں صرف ایک وینس پرنٹر عبدس مینوطیوس (۱۵۱۵ — ۱۴۵۰) کا ذکر ملتا ہے، اس نے پہلی بار یونانی حروف ابجدی کے مکمل ٹائپ کا ڈیزائن تیار کیا اور اسے ڈھالا۔ اس نے وینس میں چھاپے خانے کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۱ء میں پہلی بار اٹیلیک ٹائپ کا استعمال کیا۔ عربی چھاپے خانے کے اصل موجد کے بارے میں اختلاف رائے سے قطع نظر کسی حد تک اس کی ایجاد کا سہرا پوپ جولیس (۱۵۱۳ — ۱۴۴۳) کے سر ہے[1] اس نے اس کی سخت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بعض لوگوں کو اس کے ایجاد کی ہدایت کی اور اس طرح عربی چھاپے خانے کا قیام عمل میں آیا اور ۱۵۱۴ء میں جولیو دہم (۱۵۲۱ - ۱۴۷۵) کے دور حکومت میں اس کام کا آغاز ہوا[2]۔ اس کا سب سے پہلا مظہر دعا کی ایک کتاب کا جو کتاب السواعیہ کے نام سے معروف ہے ۱۵۱۴ء میں چھپنا تھا اور وہ ابھی تک موجود ہے[3]۔

۱۵۱۶ء میں زبور کی اشاعت ہوئی۔ یہ اس کی دوسری طباعت تھی، قرآن کریم کی طباعت بھی بندوقیہ میں عمل میں آئی[4] لیکن یہ نسخہ اس اندیشے سے ضائع کر دیا گیا کہ اس کی

● اصل مضمون انگریزی کے مشہور مجلہ "اسلامک کلچر" (جنوری ۱۹۸۷ء) میں شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار ڈاکٹر مقصود احمد بڑودہ یونیورسٹی بڑودہ کے شعبۂ عربی میں لکچرر ہیں۔

زد عیسائی عقائد پر پڑ سکتی ہے۔[۵] دو اور کتابیں ابن سینا کی "القانون" (۱۵۹۳ء) اور ادریسی کی "نزہۃ المشتاق" اسی زمانے میں منظر عام پر آئیں۔ مذکورہ بالا چھاپے خانوں کے علاوہ دوسرے بہت سے چھاپے خانے وجود میں آئے اور ان سے ہزاروں کی تعداد میں عربی کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں۔[۶]

سولہویں صدی کے وسط میں آستانہ (ترکی) میں عربی چھاپے خانے کی شروعات ہوئی۔[۷] لیکن یہ چھاپے خانے ایک طویل عرصہ تک راسخ العقیدہ مسلم علماء کی حمایت حاصل نہ کر سکے، خلافت عثمانیہ کی طرف سے جب محمد الجالبی کو پیرس کا سفیر مقرر کیا گیا تو اس وقت ۱۷۲۸ء میں ایک عظیم پریس قائم کرنے کا موقع ہاتھ آیا، اب علماء سے اس کے جواز کا فتویٰ لینے میں بھی کامیابی حاصل ہوگئی۔ پہلے تو علماء کرام نے صرف غیر مذہبی کتابوں کی طباعت کا فتویٰ دیا۔ لیکن بعد میں انھوں نے فن طباعت کی افادیت کے پیش نظر مذہبی کتابوں کی طباعت کے حق میں بھی فتویٰ نافذ کر دیا۔ اس طرح دن بدن چھاپے خانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور بہت سی اہم کتابوں کی طباعت عمل میں آئی۔ بیشمار کتابوں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ۱۸۱۴ء میں مجدالدین کی "القاموس المحیط" (۱۸۱۹ء میں) ابن الحاجب کی "الکافیہ" اور ان کے علاوہ دوسری اور چالیس کتابیں طباعت کے مرحلے سے گزریں۔ ان اہم چھاپے خانوں کے ساتھ ہی ۱۸۱۶ء میں بمقام قسطنطنیہ ایک چھاپہ خانہ اور غالباً ۱۸۶۱ء ہی میں "مطبعۃ الجوائب" کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس پریس سے ہفتہ وار اخبار "الجوائب" منظر عام پر آیا۔ جس کے مرتب احمد فارس شدیاق (۸۸ — ۱۸۰۳ء) تھے۔ اس کے علاوہ بہت سی عربی کتابیں بھی شائع ہوئیں۔

مشرق عرب میں سب سے پہلے عربی چھاپے خانے کا ظہور قزحیا Qazhayy کی خانقاہ میں ہوا۔ روم سے یہاں چھاپہ خانہ متعارف کرانے میں ایک لبنانی اسکالر کی کوششوں کا دخل تھا جو وہاں حصول علم کے لیے گیا تھا۔ ۱۶۱۵ء میں زبور سریانی اور عربی زبان میں شائع ہوئی، عربی زبان کا رسم الخط سریانی (Garshuni) شامی تھا۔[۸] ۱۷۲۳ء میں ایک یونانی کیتھولک پادری عبداللہ ذاخر حلب (شام) (جہاں اس نے عربی ٹائپ کو ۱۷۰۲ء میں ڈھالا تھا) سے ماریوحنا سابغ کی خانقاہ چلا آیا۔ یہ شویر (لبنان) منتقل ہوئے جہاں انھوں نے ایک پریس قائم کیا۔ اس پریس نے ایک سو پچاس سال کے عرصہ میں بیشمار مذہبی کتابوں کو شائع کیا، زبور بھی شائع ہوئی۔ نمونہ کے طور پر شویر طرز تحریر کو استعمال کرتے ہوئے یونس الجبیلی نے جو ابو عسکر کے نام سے معروف تھا بیروت

کے ایک یونانی کیتھولک خانقاہ میں ایک پریس کی بنیاد ڈالی۔ اس کی طباعتی سرگرمیاں بھی خاص طور سے زبور کے لیے وقف ہوئیں[۹] انیسویں صدی کے آغاز میں کسروان کی طامش نامی ایک خانقاہ نے قزحیا کے طرز پر شامی چھاپے خانے کی بنیاد ڈالی اور بعد میں (۱۸۵۵ء) عربی مطبع قائم کیا۔[۱۰] اس کے علاوہ کچھ دوسرے چھاپے خانے بھی خصوصی ذکر کے مستحق ہیں مثلاً المطبعۃ الامریکیہ (۱۸۳۴)، مطبعۃ الابائل الیسوعیین (جو بیروت میں ۱۸۴۷ء میں قائم کیا گیا) المطبعۃ الکیتھولکیہ (۱۸۴۸)، المطبعۃ الوطنیہ (۱۸۵۵)، المطبعۃ العمومیہ (۱۸۶۰) وغیرہ۔ مذکورہ بالا چھاپے خانوں میں "المطبعۃ الامریکیہ" کو اہم مقام حاصل تھا[۱۱] اسے الی اسمتھ نے بیروت میں قائم کیا تھا، جو بہت سی امریکن مشنریز کا بانی ہے، اس نے موجودہ عربی ٹائپ کو ناکافی تصور کرتے ہوئے نئے رسم الخط کے ڈیزائن کی تلاش میں مصر اور قسطنطنیہ کا رختِ سفر باندھا بالآخر تلاشِ مقصد میں لیزگ تک جا پہنچا۔ اسی وقت سے ایک جدید ٹائپ "امریکن عربی" ٹائپ کے نام سے وجود میں آیا جسے اس کی زیر نگرانی ڈھالا گیا تھا۔[۱۲] اس وقت کے دو معروف اسکالر ناصف الیازجی (۷۱-۱۸۰۰) اور بطرس بستانی (۸۳-۱۸۱۹) نے ملکر عربی درس کی کتابیں اور اسکول کے نصاب کو تیار کیا۔ یہ سب کتابیں اس پریس کی اولین مطبوعات میں شامل ہیں۔ اس چھاپے خانے کا سب سے پہلا اہم کارنامہ نیو کلاسیکل عربی میں بائبل کے ترجمہ کا شائع کرنا تھا۔[۱۳] اس اشاعت سے پہلی بار کتاب مقدس تک رسائی آسان ہوگئی۔[۱۴]

عربی پریس مشرق عرب میں پہلی بار ۱۷۰۲ء میں حلب میں وجود میں آیا، اس کا سہرا بطریق (پادری) الدباس (۱۷۲۴-۱۶۸۵) کے سر ہے۔[۱۵] اس کے سارے آلات غالباً *Walachia* سے (اس کے ایک ہجے *Wallachia* (*Rumania*) بھی ہے[۱۶]) الدباس کے ذریعہ لائے گئے۔ اس کا مکمل ٹائپ عبداللہ ذاخر کے ذریعہ ڈھالا گیا (دیکھئے فوٹو نمبر ۲)۔ انھوں نے بھی ایک عربی پریس (عربی رسم الخط میں) کی بنیاد ۱۷۳۳ء میں بمقام شویر (لبنان) میں ڈالی جو ابھی تک موجود ہے۔ اس طرح حلب میں ۱۷۰۶ء میں پہلی بار زبور کی طباعت ہوئی (فوٹو نمبر ۳ دیکھئے) ۱۸۵۷ء میں ایک اور پریس وجود میں آیا۔ اسی کے ساتھ ہی ۱۸۹۸ء میں ملک دمشق میں بھی ایک پریس کا قیام عمل میں آیا۔

مصر میں عربی طباعت کا فن نپولین بوناپارٹ کے ذریعہ متعارف ہوا جس نے ۱۷۹۸ء

میں بمقام قاہرہ ایک عربی پریس کی بنیاد ڈالی، جسے اس نے وٹینکن (روم) سے حاصل کیا تھا۔ فرانسیسی فاتح نے اس پریس سے اپنے نظریات کی اشاعت کے لیے عربی زبان میں بہت سے کتابچے شائع کیے۔[18] اسی پریس کے طرز پر "مطبعۃ بولاق" بھی قائم ہوا۔ اس پریس کو محمد علی پاشا (۱۸۴۹ — ۱۸۰۵) نے ۱۸۲۱ء میں قائم کیا تھا۔[19] اس کی نگرانی کے لیے محمد علی پاشا نے ایک شامی نقولا المسابکی کو دعوت دی جو اٹلی میں چار سال قیام کے بعد متحرک یا حرکت پذیر ٹائپ سے فن طباعت کا ماہر ہوگیا، محمد علی پاشا سائنس اور ٹکنالوجی کے ارتقاء میں خصوصی دلچسپی رکھتا تھا اور اپنی فوج کو نپولین کے طور طریقہ پر منظم کرنا چاہتا تھا۔ اسی لیے اس نے ادبیات میں کم دلچسپی لی اور سائنس، انجینیرنگ، ٹکنالوجی اور فنون جنگ کے موضوعات پر کتابیں شائع کرنے میں خصوصی توجہ کا ثبوت دیا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس کے عہد میں صرف سائنسی کتابیں ہی چھپ کر منظر عام پر آئیں بلکہ ان کے علاوہ دوسری مطبوعات بھی شائع ہوئیں، مثلاً قاموس تیلیانی العربی، کتاب الآجرومیہ فی النحو، کتاب صیاغۃ الحریر، سکندر اعظم کی سوانح عمری، مالٹ بورن کی جغرافیہ کا عربی ترجمہ (رفاعۃ الطحطاوی) الف لیلۃ کی کچھ کہانیاں، اوران علماء کی کتابیں جنھیں محمد علی پاشا نے اعلی تعلیم کے لیے یورپ بھیجا تھا، رفاعۃ طحطاوی جیسے مندوبین کے سفرنامے (مثلاً تخلیص الابریز فی تلخیص الباریز) اور یورپی بالخصوص فرانسیسی مطبوعات کے ترجمے جن میں ۱۸۲۲ء میں جاری ہونے والا خدیویل رسالہ اور اخبار الوقائع المصریہ (۱۸۲۸) شامل تھے۔[19] محمد علی کے بعد فن طباعت کی رفتار سست پڑگئی، اس لیے کہ اس کے جانشین عباس اول (۱۸۴۹-۵۴) کو (جو اس کا پوتا تھا) تجدد پسندی سے نفرت تھی، یہی وجہ ہے کہ ۱۸۴۹ء میں اخبار "الوقائع المصریہ" کی اشاعت موقوف ہوگئی۔[20] سعید پاشا (۱۸۵۴-۶۳ء) (جو اسماعیل پاشا کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا) کے دور حکومت میں عربی طباعت کو نئی زندگی ملی۔ چنانچہ ۱۸۶۵ء میں ایک پریس "المطبعۃ القبطیۃ" کے نام سے وجود میں آیا، اسی زمانے میں دو معاصر شعراء، شہاب الدین محمود اور سید علی الدارودش کے دیوان شائع ہوئے، اسماعیل پاشا (۱۸۶۳ — ۷۹ء) نے مصر کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی فن طباعت کو ترقی دینے کے لیے جملہ ممکن الحصول وسائل و ذرائع استعمال کیے، اس کے عہد میں یہ فن خوب پھلا پھولا اور متعدد کتابیں شائع ہوئیں۔ مثلاً المثل السائر، اصبہانی کی الاغانی، مقدمہ ابن خلدون، غزالی کی احیاء علوم الدین

رازی کی مفاتیح الغیب، اور ابن سینا کی القانون، ابن عبد ربہ کی العقد الفرید، ابن خلکان کی وفیات الاعیان، مزید براں اخبار "الوقائع المصریہ" اور بہت سے اخبارات و رسائل نیز مجلات اس کے عہد حکومت میں منظر عام پر آگئے، انھیں دنوں رفاعۃ الطہطاوی کی کتاب المرشد الامین للبنات والبنین اور پھر نپولین کی قانون کی کتاب (القوانین الفرانسیہ) کا عربی ترجمہ[۲۲]، مواقع الافلاک فی وقائع التلمات بھی اشاعت پذیر ہوئے[۲۳]۔ اسی دوران مصر میں کئی چھاپے خانے قائم کیے گئے مثلاً مطبعۃ جامعۃ المعارف، مطبعۃ الہلال، محمد ابوسعود آفندی کا مطبعۃ وادی النیل، مطبعۃ روضات المدارس اور مطبعۃ الوطنیہ وغیرہ۔ ان میں مطبعۃ الوطنیہ کو نمایاں مقام حاصل تھا، ادب کی مذکورہ بالا تمام بنیادی کتابیں اسی پریس سے شائع ہوئیں۔

عربی چھاپے خانے کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے منکشف ہوتا ہے کہ حرکت پذیر ٹائپ سے طباعت کے کام کا پہلی بار سولہویں صدی کے وسط میں ترکی میں آغاز ہوا لیکن بہت دنوں تک مسلم علما اسے قبول کرنے میں متذبذب رہے، اس لیے کہ کتابت اور لیتھوگراف کے علاوہ قرآن کی اشاعت کے دوسرے تمام ذرائع ان کے نزدیک محل نظر تھے، جب مصری علما نے چھاپے خانے کے جواز کے فتاوی صادر کر دیے تو ۱۸۲۸ء میں حرکت پذیر ٹائپ سے طباعت کی آسانیاں فراہم ہوئیں، مصر میں ۱۷۹۸ء میں یہ فن رائج ہو چکا تھا لیکن اس کی ترقی کی رفتار بہت ہی سست رہی، محمد علی پاشا کے دور اقتدار میں صرف "مطبعۃ بولاق" کے قیام کا ثبوت ملتا ہے، (مطبعہ الامریکیہ کا شمار اس میں نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ابراہیم پاشا کے دوران تسلط ۱۸۳۴ء میں بمقام بیروت قائم ہوا) عباس اول کو اس فن سے اس قدر نفرت اور بیزاری تھی کہ اس نے بولاق پریس کو بند کر دیا، اس لیے اس زمانے میں کسی نئے پریس کے قیام اور کسی کتاب کی طباعت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس کے جانشین محمد سعید نے ۱۸۶۵ء میں ایک پریس کی بنیاد ڈال کر عربی طباعت کے فن کو ترقی کے منازل پر لا چھوڑا، اسماعیل پاشا کے عہد حکومت میں بیشمار چھاپے خانوں کے قیام کے سبب فن طباعت کو برگ و بار لانے کا موقع ملا۔ اس کے عہد میں متعدد معیاری ادبی کتابیں شائع ہوئیں، دو مقام ایسے ہیں جہاں عربی فن طباعت کو غیر معمولی ترقی ملی، ایک لبنان کی عیسائی خانقاہ جہاں سنہ ۱۶۱۰ء میں عربی پریس قائم ہوئے اور دوسرے شام میں جہاں ۱۷۵۲ء میں پہلی بار لوگوں نے عربی رسم الخط کے چھاپے خانے کا مشاہدہ کیا۔ ہم لبنان اور شام کے عیسائیوں کے مرہون منت ہیں کہ انھوں نے مشرق عرب میں عربی پریس کی بنیاد ڈالی، لبنانی تارکین وطن کے ہاتھوں یہ فن

چار دانگِ عالم میں عام ہوا P.K. Hitti کے الفاظ میں "عربی طباعت کا فن عیسائیوں کی خانقاہ میں تولد پذیر ہوا، لبنانی تارکینِ وطن کے ذریعہ عربی کتب کی اشاعت کا فن دنیا کے چھ براعظموں میں پھیل گیا۔"[۱۱]

حواشی

۱۔ اس کا حقیقی نام Giuliano della Rovere ہے، ۱۵۰۳ء میں وہ پوپ منتخب ہوا، وہ فنونِ لطیفہ کا مربی بھی تھا، وضاحت کے لیے ملاحظہ کریں کولیرس انسائیکلوپیڈیا، ۱۳/ ۶۶۵ (۱۹۷۶ء) - دی نیو کولمبیا انسائیکلوپیڈیا (۱۹۷۵ء) ص ۱۴۲۸، ایوری مینس انسائیکلوپیڈیا، ۷/ ۳۸۷ (۱۹۵۸ء)، بیری جانسن اور ایم، وی ڈکسن، رٹلیج ڈکشنری آف پیپل (۱۹۸۱ء) ص ۱۹، دی نیو کیکسٹن انسائیکلوپیڈیا، ۲۰/ ۳۴۶ (۱۹۷۷ء) اور لپن کوٹ، پرونا ونسنگ ڈکشنری آف بائیوگرافی اینڈ مائتھالوجی (فلاڈیلفیا ۱۹۳۵ء) ص ۱۲۱۵

۲۔ Leo کا حقیقی نام (اس کا فرانسیسی تلفظ Leon ہے) Giovan nide میڈیسی تھا، یہ آرٹ، علم و ادب، فنِ مصوری، موسیقی اور فنِ تعمیرات کا مربی تھا، یہ ۱۱ مارچ ۱۵۱۳ء کو پوپ منتخب ہوا، لیو دہم کا خطاب اختیار کیا، مزید وضاحت کے لیے دیکھئے۔ دی نیو سنچری انسائیکلوپیڈیا آف نیمس ۲/ ۲۴۴۴ (۱۹۵۴)، کولیرس انسائیکلوپیڈیا، ۱۴/ ۵۰۲ (۱۹۷۶ء)، ورلڈ یونیورسٹی انسائیکلوپیڈیا ۹/ ۲۸۷۶ (۱۹۶۹ء) - اور لپن کوٹ پرونا ونسنگ ڈکشنری آف بائیوگرافی اینڈ مائتھالوجی ص ۱۵۲۷۔

۳۔ دیکھئے پی کے ہٹی، لبنان ان ہسٹری (۱۹۵۷ء) ص ۴۵۷ اور حنا الفاخری تاریخ الادب العربی (چھٹا ایڈیشن بیروت) ص ۹۰۷ -

۴۔ Venice کا عربی نام ہے (جو Adriatic سمندر کے سرے پر اٹلی میں واقع ہے) دیکھئے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، ۱/ ۷۹۳، (۱۹۲۳ء) - بندوقیہ (Venice) میں کسی عربی پریس کے قیام کا کہیں کوئی واضح ذکر نہیں ملتا۔

۵۔ دیکھئے عمر الدسوقی، فی الادب الحدیث، ۱/ ۵۱ (نواں ایڈیشن بیروت)

۶۔ وضاحت کے لیے دیکھئے جرجی زیدان، کتاب اللغۃ العربیہ، ۴/ ۴۴

۷۔ دیکھئے حنا الفاخری، ص ۹۰۷

۸۔ پی کے ہٹی، ہسٹری آف سیریا (۱۹۵۷ء) ص ۶۴۶ - نیز دیکھئے پی کے ہٹی، ہسٹری آف دی عربس (۱۹۷۵ء) ص ۷۴۷ -

۹ لبنان ان ہسٹری، ص ۴۵۷ ۱۰ ایضاً

۱۱ یہ ۱۸۳۴ء میں مالٹا سے بیروت منتقل ہوگیا۔

۱۲ جارج اینطونیس، دی عرب اویکننگ (۱۹۵۴ء) ص ۴۲۔

۱۳ بائبل کے ترجمہ کے سلسلے میں امریکن مشنریز نے مذکورہ بالا اسکالرز ناصف الیازجی، بطرس البستانی اور یوسف الاسیر کی خدمات حاصل کیں۔ ۱۴ لبنان ان ہسٹری ص ۴۵۶

۱۵ ہسٹری آف سیریا ص ۷۴۷ ۱۶ وضاحت کے لیے دیکھئے انسائیکلوپیڈیا امریکنا، ۲۶۹/۲۸ (۱۹۷۶ء) - انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، ۵۱۷/۱۰، (۱۹۷۸ء)

۱۷ ہسٹری آف دی عربس، ص ۷۴۵

۱۸ دیکھئے آر، اے نکلسن، اے لٹریری ہسٹری آف دی عربس (۱۹۴۱ء) ص ۴۶۸۔

۱۹ یہ اخبار ابھی تک شائع ہو رہا ہے۔

۲۰ عباس اول مصر کے قائم مقام حکمراں کی حیثیت سے ۱۸۴۸ء میں ابراہیم پاشا کے جانشین ہوئے۔ ۱۸۴۹ء میں محمد علی کے انتقال کے ایک ہی سال بعد وہ پاشا بن گئے۔ دیکھئے انسائیکلوپیڈیا امریکنا ۱۹۷۶ء ۸/۱۔ ۲۱ جب اسماعیل پاشا کا دور آیا تو ۱۸۶۳ء میں یہ دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا، دیکھئے عمر الدسوقی ص ۵۶۔

۲۲ نپولین لا کا فرانسیسی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا، یہ خدمت رفاعۃ الطہطاوی نے انجام دی۔

۲۳ یہ ترجمہ بھی رفاعۃ الطہطاوی نے ہی کیا ہے۔ ۲۴ لبنان ان ہسٹری ص ۴۵۸

نمبر ۱

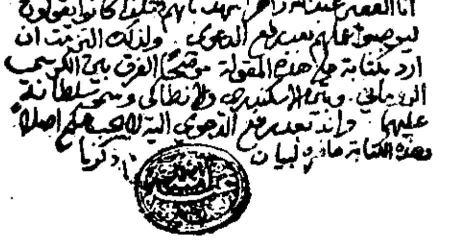

A sample of the script of 'Abd Allah al-Zakhir alongwith his stamp

نمبر ۲

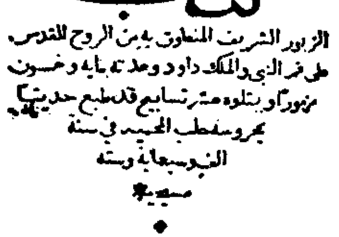
كتاب
الزبور الشريف المناوق به من الروح القدس
على فم النبي والملك داود وعدته مائة وخمسون
مزموراً ويتلوه عشر تسابيح قد طبع حديثاً
بمحروسة حلب المحمية في سنة
ألف وسبعمائة وستة
مسيحية

The title of the Psalms printed in Aleppo in 1706